اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لیے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لیے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لیے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

الحمد للہ! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ حسنی حسینی سیّد ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبدُ القادِر اور کنیت: اَبُو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلَین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں ❁ حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جِیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔

1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

گیارہویں والا پیر کہنے کا سبب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عام طَور پر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو **گیارہویں والا پیر** کہتے ہیں، ویسے بھی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کی محافِل کو گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں، مثلاً ❁ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِصال 11 ربیعُ الآخر ہے، اس لیے آپ کو گیارہویں والا پیر کہتے ہیں ❁ حُضُور **غوثِ** پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب 11 واسطوں سے امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ تک پہنچتا ہے[1] ❁ آپ کا شجرۂ طریقت (یعنی آپ کے پیر صاحِب، پھر ان کے پیر صاحِب، پھر اُن کے پیر صاحِب یوں جو لڑی ہے، یہ شجرہ شریف بھی) 11 واسطوں سے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، شیر خدا، علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ تک پہنچتا ہے ❁ مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب جَاءَ الْحَق میں اس کی ایک اور بہت پیاری اور ایمان افروز وجہ لکھی ہے۔ لکھتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 12 وِیں شریف یعنی سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف بہت پابندی سے کیا کرتے تھے، ایک دن رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: **عَبدُ القادِر! تم نے ہمیں 12 وِیں سے یاد کیا، ہم تمہیں 11 وِیں دیتے ہیں۔** چونکہ یہ سرکاری عطیہ ہے، اس لیے تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ الحمدللہ! صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اب تک غُلامانِ غوثِ اعظم ربیع الآخر میں خصوصاً اور اس کے عِلاوہ ہر اسلامی مہینے کی 11 تاریخ کو ذوق وشوق کے ساتھ 11 وِیں شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔[2]

1... زبدۃ الآثار، ذکر نسبہ وصفتہ، صفحہ: 35-36۔
2... جاء الحق، صفحہ: 220 ملخصاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امتحان لینے والے امتحان میں پڑ گئے

بَہْجَۃُ الْاَسْرَار شریف جو حضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت پر لکھی ہوئی سب سے مُعْتَبر اور مُسْتَنَد کتاب ہے، اس میں ہے: جب غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شہرت ہوئی، لوگ آپ کی طرف آنے، آپ کے بیانات سننے اور نیک بننے لگے تو بعض اَہْلِ عِلْم کو کچھ شُبہ ہوا، چنانچہ بغداد کے 100 بڑے بڑے عُلَما جو بہت ماہِر عالِم اور بہت ہی ذہین تھے، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور ایک سَو (100) مختلف دِینی مسئلے جمع کئے، طے یہ پایا کہ سب غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں جا کر اپنا اپنا مسئلہ پوچھیں گے تا کہ معلوم ہو کہ آپ کا علمی مقام و مرتبہ کیا ہے۔ چنانچہ سب نے بہت سوچ بچار کر اپنے مطابق بہت ہی مشکل مشکل مسئلے نکال لیے اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی محفل میں پہنچ گئے۔

حضرت شیخ مُفَرَّج رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں بھی اُس وقت محفلِ پاک میں حاضِر تھا۔ جب وہ عُلَما محفل میں آ کر بیٹھے تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا سَر مبارک جھکا دیا، فوراً ہی آپ کے سینہ پاک سے ایک روشنی چمکی اور ان سب اَہْلِ عِلْم کے سینوں پر سے گھوم گئی۔

اب کیا تھا، وہ روشنی جس جس عالِم کے سینے پر سے گزرتی گئی، وہ حیرت میں پڑ کر تڑپنے لگا، اُن سب اَہْلِ عِلْم نے اپنے گریبان پھاڑ دیئے اور ننگے سَر ہو کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قریب ہوئے اور آپ کے قدموں پر سَر رکھ دیئے! غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد میں سے ہیں، آپ کو اِن اَہْلِ عِلْم پر رحم آ گیا، آپ ایک ایک کر کے سب کو اپنے سینے سے

لگاتے گئے اور فرماتے گئے: تمہارا سُوال یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ یونہی کرتے کرتے سارے اَہْلِ عِلْم کے سُوال بھی خود بتادیئے اور جواب بھی خُود ہی ارشاد فرمادیئے!

حضرت شیخ مُفَرَّجہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعد میں ان اَہْلِ عِلْم سے پوچھا گیا: تمہیں کیا ہو گیا تھا؟ بولے: جیسے ہی ہم محفل میں آکر بیٹھے، اچانک ایسا ہوا کہ ہم نے زندگی بھر جو عِلْم پڑھا تھا، سارے کا سارا ہمارے سینوں سے ایسے مٹ گیا، گویا کبھی ہم نے پڑھا ہی نہیں تھا۔ **جب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے سینے سے لگایا تو ہمارا عِلْم واپس آگیا۔**[1]

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبْحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ والوں کا مقام و مرتبہ

پیارے اسلامی بھائیو! اس وقعے سے ایک اَہَم بات جو ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ **کبھی بھی اپنے عِلْم اور معلومات کے بھروسے پر نیک لوگوں کا امتحان نہیں لینا چاہیے۔** اللہ پاک ہمیں ایسوں سے اور ایسی بے ادبیوں سے محفوظ فرمائے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کے جو نیک بندے ہوتے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں اُن کا بڑا مقام ہوتا ہے، **بخاری شریف میں حدیثِ قدسی ہے،** یعنی زَبان مَحْبُوبِ ذیشان کی ہے مگر فرمان اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن کا ہے، **اللہ پاک فرماتا ہے:** مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ جو بندہ میرے کسی وَلی سے دُشمنی

1... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر وعظہ... الخ، صفحہ: 185۔

رکھے، میں (اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن) اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔[1]

اللہ! اللہ! کیسی سخت وعید ہے۔ بھلا غور تو فرمایئے! جسے اللہ پاک اِعْلانِ جنگ دے، وہ دُنیا و آخرت میں ذِلّت سے کیسے بچ سکتا ہے، ہر گز نہیں بچ سکتا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی سے بچتے رہیں۔

اللہ والوں کے سامنے علم کا گھمنڈ

حضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی واقعہ ہے، آپ بغداد شریف میں جامعہ نظامیہ میں پڑھا کرتے تھے، ایک دِن آپ اور آپ کے مدرسے کے 2 ساتھی اِبْنِ سقا اور شیخ عبد اللہ تَمِیْمِی مِل کر غوث نامی ایک بزرگ کی زیارت کے لیے نکلے۔ راستے میں ۞ ابنِ سقا بولا: میں ان بزرگ سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا کہ وہ جواب نہیں دے سکیں گے ۞ شیخ عبد اللہ تَمِیْمِی بولے: میں بھی مشکل سوال پوچھوں گا، دیکھتا ہوں، وہ کیا جواب دیں گے ۞ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا بات ہے..! آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی پناہ! میں تو کوئی سُوال نہیں پوچھوں گا بلکہ ان کی زیارت کی برکت لوٹوں گا۔

اب یہ تینوں حضرات اُن بزرگ کی خِدْمت میں پہنچے، انہوں نے اِبْنِ سقا کو دیکھتے ہی جلال میں آکر فرمایا: اے ابنِ سقا! تیری ہلاکت ہو، تُو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنے آیا ہے، جس کا مجھے جواب نہیں آئے گا؟ سُن! وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ بے شک میں تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر شیخ عبد اللہ تَمِیْمِی سے فرمایا: تم میرے عِلْم کا امتحان لینے آئے ہو؟ سنو! تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اور تمہاری بے ادبی کی وجہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ دُنیا تمہارے کانوں کی لَو تک پہنچے گی۔

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔

پھر ان بزرگ نے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف پیار سے دیکھا اور فرمایا: **اے عبد القادر! آپ نے ادب کی وجہ سے اللہ و رسول کو راضی کیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بغداد کے منبر پر بیٹھے فرمارہے ہیں: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ (یعنی میرا یہ قدم سب ولیوں کی گردنوں پر ہے)۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ان نیک بزرگ نے جیسا فرمایا تھا، بعد میں بالکل ویسا ہی ہوا، ابنِ سقا جو اپنے عِلْم کے غرور میں تھا، ایک وقت آیا کہ یہ غیر مُسْلِم ہو کر بے ایمانی کی حالت میں دُنیا سے گیا، شیخ عبد اللہ تمیمی جو ان کا امتحان لے رہے تھے، بعد میں دُنیا داری میں پڑ گئے اور حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بہت اُونچا مقام عطا فرمایا، پھر وہ وقت بھی آیا کہ آپ بغداد کے منبر پر تشریف فرما تھے اور فرمارہے تھے: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ (یعنی میرا یہ قدم سب ولیوں کی گردنوں پر ہے)۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ولیوں کی، نیک بندوں کی خِدْمت میں حاضِری ہو تو ادب رکھنا چاہیے، اس سے اللہ پاک کی رحمتیں حاصل ہوتی ہیں، دیکھئے نا...!! موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کو اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کا ادب کرنے کی وجہ سے ایمان کی دولت نصیب کر دی، انہوں نے آپ کا ادب کرتے ہوئے آپ سے اجازت مانگی اور عرض کیا:

یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:115)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم (کچھ) ڈالتے ہیں۔

تفسیرِ قُرطُبی میں لکھا ہے: جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا ادب کیا اور آپ کی

1... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، صفحہ:19۔

اجازت کے بغیر اپنا جادو پیش نہیں کیا، اللہ پاک نے اسی ادب کی وجہ سے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت عطا فرمائی۔[1] لہٰذا اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ہمیں ادب ہی ادب رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کے سامنے اپنی چار کتابوں کے عِلْم پر غرور نہیں کرنا چاہیے، ورنہ اس کا سخت نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کی دِلوں پر حکومت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا: 100 اَہْلِ عِلْم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِمتحان لینے آئے، آپ نے پَل بھر میں ان سب کے دِلوں پر تَصَرُّف فرمایا، سب کے دِلوں سے عِلْم کو کھینچ لیا، پھر رحم و کرم فرماتے ہوئے، سب کا عِلْم واپس بھی لوٹا دیا۔ اِس سے معلوم ہوا؛ اللہ پاک نے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دِلوں پر قبضہ عطا کیا ہے، آپ جب چاہتے ہیں، جس کے دِل پر چاہتے ہیں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔

شیخ شِہَابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے چچا جان حضرت ابو نَجِیْب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا۔ ہم جب تک حضورِ غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر رہے، میرے چچا جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باادب، خاموشی کے ساتھ، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر بیٹھے رہے، جب ہم وہاں سے واپس آئے تو میں نے چچا جان سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں اتنے باادب طریقے سے بیٹھے ہوئے تھے؟

1... قرطبی، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:115، جز:7، جلد:4، صفحہ:158۔

میرے چچا جان نے فرمایا: میں اُس ہستی کا ادب کیوں نہ کروں کہ جن کو اللہ پاک نے تمام اولیا کے دلوں پر اور اُن کے احوال پر قبضہ عطا کیا ہے۔[1]

دِل میری مٹھی میں ہیں

حضرت عمر بَزَّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، خلافِ معمول راستے میں کسی نے بھی آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سلام نہیں کیا، میں بڑا حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ پہلے تو مسجد جاتے ہوئے لوگوں کا آپ کو سلام کرنے کے لیے رش لگ جاتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ آج کوئی بھی آپ کو سلام نہیں کر رہا؟

فرماتے ہیں: اتنا سوچنے کی دیر تھی کہ لوگ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سلام کرنے کے لیے لپکے، دیکھتے ہی دیکھتے اتنا رش ہو گیا کہ میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے دور ہو گیا، یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے دل میں سوچا: افسوس..!! اِس سے تو یہی بہتر تھا کہ لوگ آپ کی طرف مُتَوَجّہ نہ ہوتے کم از کم مجھے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قُرب تو حاصل تھا، اتنا سوچنے کی دیر تھی کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا: اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَّفْتُهَا عَنِّیْ وَاِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُ بِهَا اِلَیَّ یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف مُتَوَجّہ کر لوں۔[2]

اللہ اکبر! کیا شان ہے میرے غوثِ پاک کی...!!

1...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر احترام المشائخ...الخ، صفحہ: 438-439۔
2...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، صفحہ: 149۔

کیا کسی کو دِلوں پر قبضہ مِل سکتا ہے...؟

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شعر کا یہ جو مصرع ہے:

بندہ مجبور ہے، خاطِر پہ ہے قبضہ تیرا

ایک مرتبہ کسی عاشِقِ رسول نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں خط لکھا اور کہا: آپ کا یہ جو مصرع ہے، اس میں آپ نے لکھا کہ حضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں، یہ مصرع مجھے غلط محسوس ہوتا ہے، **حدیثِ پاک میں تو یہ ہے کہ دِل اللہ پاک کے قبضے میں ہیں، وہ جدھر چاہتا ہے، دِلوں کو پھیر دیتا ہے**، حدیثوں میں اللہ پاک کو مُقَلِّبَ الْقُلُوْب (دِلوں کو پھیرنے والا) فرمایا گیا ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں؟

اب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا جواب لکھا...!! سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا بات ہے...! جب علمی بحث فرماتے ہیں تو قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے ایسے دلائل دیتے ہیں کہ رُوح خوش ہو جاتی ہے، ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا جواب دیا؟ فرماتے ہیں: اَلْحَق (یعنی بالکل حق ہے، سچ ہے کہ) اللہ پاک ہی مُقَلِّبَ الْقُلُوْب (دِلوں کو پھیرنے والا) ہے، سب کے دِلوں، نہ صِرْف دِل بلکہ عالَم کے ذَرّے ذَرّے پر حقیقی قبضہ اللہ پاک ہی کا ہے مگر (یاد رکھو!) نہ اس کی قدرت محدود، نہ اس کی عطا کا دروازہ مَسْدُود...!! (یعنی اللہ پاک اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ اپنے نیک صالِح بندوں، اپنے ولیوں کو بھی دِلوں پر قبضہ عطا فرمادے)۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہاں اللہ اپنے رسولوں کو

(پارہ:28، سورۂ حشر:6) | جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے

پتا چلا؛ اللہ پاک چاہے تو اپنے محبوبوں کو ❁ آنکھوں ❁ کانوں پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ ہاتھ پیروں پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ دِل و دِماغ ❁ ہوش و حواس پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ نہ اس کی قدرت میں کمی ہے ❁ نہ عطاؤں میں تنگی ہے۔[1]

فرشتوں کا دِلوں پر قبضہ

اس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس کی چند مثالیں ذِکْر کی، لکھتے ہیں: ❁ کیا فرشتے دِلوں میں نیک ارادے نہیں ڈالتے؟ بُرے ارادوں سے دِل نہیں پھیرتے...؟ بالکل اللہ پاک کی عطا سے فرشتے دِلوں میں نیک ارادے بھی ڈالتے ہیں، بُری باتوں سے دِلوں کو پھیرتے بھی ہیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک رَستے پر تشریف لائے، وہاں موجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم سے فرمایا: کیا تم نے اِدھر سے کسی کو گزرتے دیکھا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دِحْیَہ کَلْبِی ابھی یہاں سے گزرے ہیں۔ فرمایا: یہ دِحْیَہ کَلْبِی نہیں بلکہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام تھے، جو غیر مُسْلِموں کے دِلوں میں رعب ڈالنے آئے تھے۔

پتا چلا؛ اللہ پاک اپنے فرشتوں کو یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ بندوں کے دِلوں پر تَصَرُّف کرتے ہیں، ان کے دِلوں میں رُعب بھی ڈالتے ہیں، خوشی کی کیفیات بھی اُبھارتے ہیں۔ جب اللہ پاک فرشتوں کو یہ طاقت عطا فرما سکتا ہے تو اپنے نیک بندوں کو یہ طاقت کیوں عطا نہیں فرما سکتا...؟ ضرور عطا فرما سکتا ہے اور عطا فرماتا بھی ہے۔[2]

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:379-380 بتصرف۔
2... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:380-381 بتصرف۔

شیطانوں اور انسانوں کے دِلوں میں وسوسے

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: ❁ فرشتوں کی شان تو بہت اُونچی ہے، قرآن پڑھو! پتا چلتا ہے کہ شیطانوں کو بھی دِلوں پر قبضہ دیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کی سب سے آخری 2 آیتیں ہیں:

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ(۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ(۶) (پارہ:30، الناس:5،6)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

پتا چلا؛ شیطان اور بُرے انسان، یہ دونوں وہ ہیں جو دِلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

بعض دفعہ ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے ❁ بڑے جوش و خروش کے ساتھ وُضو کرتے ہیں، مصلّیٰ بچھاتے ہیں، نفل پڑھنا شروع کرتے ہیں، دِل ہوتا ہے کہ آج ساری رات نفل پڑھوں گا ❁ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے بیٹھتے ہیں، دِل ہوتا ہے کہ آج کم از کم 5 سپارے تو پڑھ کر ہی اُٹھوں گا ❁ تسبیح لے کر بیٹھتے ہیں، ارادہ ہوتا ہے؛ آج 5 ہزار مرتبہ درود پڑھوں گا، مگر جلدی ہی یہ جذبہ ٹھنڈا ہونا شروع ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ کام یاد آنا شروع ہوتے ہیں، پھر دِل میں خیالات آتے ہیں ❁ آج بس 10 نفل پڑھ لیتا ہوں ❁ بس آدھے پارے کی تلاوت ہی کافی ہے ❁ 500 مرتبہ درودِ پاک کی بھی بہت فضیلت ہے، اتنا ہی پڑھ لیتا ہوں، یوں خیالات آتے رہتے ہیں، جوش و جذبہ کم پڑتا رہتا ہے اور جتنی سوچی ہوتی ہے، اتنی عبادت ہم کر نہیں کر پاتے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے، ہمارا دِل کیوں پھر جاتا ہے؟ شیطان وسوسے ڈالتا ہے۔

شیطان جو مَردُود ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے دُھتکارا ہوا ہے، لعنت کا طَوْق اِس کے گلے میں ڈالا جا چکا ہے، جب وہ دِلوں پر اتنا تَصَرُّف رکھتا ہے، دِلوں کو پھیر لیتا ہے تو کیا اللہ پاک کے نیک بندوں کو اتنی سی طاقت بھی نہیں مل سکتی کہ وہ دِلوں کو گُناہوں سے پھیر کر

نیکی کی طرف لگادیں...؟[1]

بُرے انسانوں کے وسوسے

پھر یہ بھی دیکھئے! کہ اللہ پاک نے فرمایا:

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝۶ (پارہ:30، سورۂ ناس:6)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: جنوں اور انسانوں میں سے۔

یعنی دِلوں میں وسوسے صِرف شیطان نہیں ڈالتے، بُرے انسان بھی ڈالتے ہیں ❁ بعض دفعہ ہمارے دِل میں اپنے بھائی کی بڑی محبّت ہوتی ہے، ایک شخص آتا ہے، ہمارے سامنے غیبتیں اور چغلیاں کرتا ہے، اس محبّت کو نفرت میں بدل ڈالتا ہے ❁ کبھی اگر گھر میں جھگڑا وغیرہ ہو جائے، اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، ہم صُلح کی طرف بڑھ جائیں تو محبتوں کے چور آجاتے ہیں، دِل میں وسوسے ڈال کر نیکی سے ہمیں روک دیتے ہیں ❁ بندہ اچھا خاصہ گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے، راستے میں بُرا دوست ملتا ہے، اسے مسجد سے پھیر کر بازار کی طرف لے جاتا ہے۔ پتا چلا؛ یہ بُرے انسان جو ہیں، یہ بھی دِلوں پر تَصَرُّف کرتے ہیں، دِل کو نیکی سے ہٹا کر گُناہوں کی طرف لگا دیتے ہیں۔ جب بُرے انسانوں کو یہ طاقت دی گئی ہے تو اگر اللہ پاک کے ولیوں کے متعلق کہا جائے کہ وہ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں، اپنی نگاہِ کرم سے دِلوں کو گُناہ سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگا دیتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے...؟

نُورانی لوگ، نُورانی اَثَرات

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سُوال

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:381-383 ملخصاً۔

ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ولی کون ہوتے ہیں؟ فرمایا: جنہیں دیکھ کر رَبّ یاد آئے، وہ وَلی ہوتے ہیں۔[1] **ایک روایت میں ہے:** عرض کی گئی: سب سے بہتر ہم نشین (یعنی ساتھی جس کے پاس بیٹھا جائے) کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے رَبّ یاد آئے، جن کی باتیں سُن کر عمل کا جذبہ بڑھے، جن کے اَعْمال دیکھ کر آخرت کی یاد میں اضافہ ہو۔[2]

امام ترمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: اللہ پاک کا جو وَلی ہوتا ہے ❁ رَبِّ کریم اس کے دِل کو نُور سے بھر دیتا ہے ❁ اس کی نگاہوں سے وہی نُور جھلکتا ہے ❁ جب وہ باتیں کرتا ہے تو اس کی زبان سے نُور جھلکتا ہے ❁ جب وہ کوئی عَمَل کرتا ہے تو اس کے اعمال سے وہ نُور جھلک رہا ہوتا ہے، اسی لیے اللہ پاک کے وَلی کو دیکھنے سے ❁ دِل پھرتے ہیں ❁ دِل سے غفلت دُھل جاتی ہے ❁ رَبّ کی یاد دِل میں بس جاتی ہے، جب اللہ پاک کے وَلی کی باتیں سُنتے ہیں تو اس کی زبان کے ذریعے جھلکنے والا دِل کا نُور ہمارے دِل پر اَثر کرتا ہے اور دِل کا زنگ اُتار کر دِل کو نیک کاموں کی طرف پھیر دیتا ہے۔[3]

پتا چلا؛ اللہ پاک کے وَلیوں کو جو نور عطا کیا جاتا ہے، اس نُور کے ذریعے سے وہ لوگوں کے دِلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے پیر، پیروں کے پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ولی ہی نہیں بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، آپ کو بھی دِلوں پر قبضہ عطا کیا گیا ہے۔ آپ کا دِلوں پر قبضہ کیسا ہے؟ سنیئے!

1... نوادر الاصول، جلد:1، صفحہ:302۔
2... نوادر الاصول، جلد:1، صفحہ:303۔
3... نوادر الاصول، جلد:1، صفحہ:303-306 ملخصًا۔

بد اَخلاق لڑکے نے توبہ کرلی

حضرت ابُو حَسن قوّاس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک روز میں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حل (***Solution***) کے لیے دُعا کروانے کا ارادہ (***Intention***) رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا، اکثر ناپاک رہتا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جارہے تھے کہ اتفاق سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے راستے ہی میں ملاقات ہوگئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کر کے آپ کے ہاتھ مبارَک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لیے آگے بڑھا تو حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا ہاتھ مبارَک ہٹالیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے توبہ کی، پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس سے ہاتھ ملایا۔[1]

--*-*

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبْحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... قلائد الجواہر، صفحہ: 32 ملخصاً۔

اللہ والوں کی پہچان

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، اللہ پاک کا وَلی کون ہوتا ہے؟ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ اللہ پاک کا ولی وہ ہوتا ہے، جسے دیکھ کر رَبّ یاد آتا ہے، جس کی باتیں سُن کر عَمَل کا جذبہ بڑھتا ہے اور اس کے اَعْمال دیکھ کر آخرت کی یاد میں اِضافہ ہو جاتا ہے۔ ان 3 نشانیوں کو اپنے دِل میں بٹھالینا چاہیے۔ کیونکہ کتنے ایسے ہوتے ہیں جو محبتِ اِلٰہی کے بڑے بڑے دعوے تو کرتے ہیں، اپنے طَور پر بڑے وَلی بنے پھرتے ہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ❁ انہیں دیکھ کر رَبّ کی یاد آنا تو دُور کی بات، الٹا غفلت بڑھ جاتی ہے ❁ ان کی باتیں سننے سے دِل مردہ ہوتے ہیں ❁ ان کے اَعْمال ایسے کہ خوفِ خُدا رکھنے والا کانوں کو ہاتھ لگائے، توبہ توبہ کرے...!! اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کرنے میں دلیر ہوتے ہیں ❁ نمازیں قضا کرتے ہیں ❁ روزے نہیں رکھتے ❁ صدقہ و خیرات نہیں کرتے ❁ عورتوں جیسے لمبے لمبے بال رکھے ہوتے ہیں ❁ نشہ آور اشیاء مثلاً بھنگ وغیرہ کے دَوْر چل رہے ہوتے ہیں اور دعویٰ کیا ہے: ہم عشق والے ہیں ❁ ہمیں اللہ پاک سے محبت ہے۔

اگر انہیں نیکی کی دعوت دی جائے، نماز پڑھنے کی دعوت دی جائے، گُناہ چھوڑنے کی، رَبّ کو ناراض کرنے والے کام چھوڑنے کی دعوت دی جائے تو بڑی جرأت سے کہتے ہیں: مِیاں! نمازیں تم پڑھو! ہم تو پہنچے ہوئے ہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ! دعویٰ محبتِ اِلٰہی کا...! کام اللہ پاک کو ناراض کرنے والے اور اس پر ایسی جاہلانہ جرأت...!! نماز اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہے، نماز اللہ پاک سے گویا ملاقات ہے، نمازی نماز پڑھتے ہوئے گویا اللہ پاک

کی بارگاہ میں اپنی التجائیں پیش کر رہا ہوتا ہے، کیا کوئی ایسا بھی محبت کرنے والا ہے جو اپنے مَحْبُوب سے ملنا پسند نہ کرتا ہو، جب محبوب سے ملنے کا وقت آئے تو کہے: میں پہنچا ہوا ہوں، مجھے محبوب سے ملاقات کی حاجت نہیں ہے؟ سچ فرمایا حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہ "ہاں! وہ پہنچا ہوا ہے مگر کہاں؟ دوزَخ میں۔"[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پارہ14، سورۃ الحجر:99)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رَبّ کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔

معلوم ہوا کوئی کتنے ہی بلند مرتبے والا ہو جب تک زِندہ ہے، عقل سلامت ہے، اس وقت تک عِبادت سے خُلاصی نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا ایسے نادانوں کا **محبتِ اِلٰہی** کا دعویٰ کرنا تو بعض صُوفیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم نے **"محبتِ اِلٰہی"** کی تعریف ہی یہ کی ہے: مُوَاطَاۃُ الْقَلْبِ لِمُرَادَاتِ الرَّبِّ "اللہ پاک کی مَرْضِی کے سامنے دِل کو بچھا دینا"۔[2]

یہ ہے محبتِ اِلٰہی..! معلوم ہوا جو بندہ خُود کو اللہ پاک کے احکام کے سامنے، اللہ پاک کی رضا والے کاموں کے سامنے، اللہ پاک کی مَرْضِی کے سامنے جھکا نہیں دیتا وہ ابھی **محبتِ اِلٰہی** کی میم تک بھی نہیں پہنچ پایا۔ ایسے نادان ہر گز ہر گز وَلی نہیں ہیں بلکہ دِین کے دُشمن، سَستی شہرت کے طلبگار، اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے دُور کرنے والے ہوتے ہیں، ہم سب پر لازِم ہے کہ ایسے ڈھونگیوں سے ہمیشہ دُور رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فِکْر کرتے رہیں۔ اللہ پاک ہمیں درست غلط کی سچّی پہچان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1...اَلْیَوَاقِیْت وَالْجَوَاہِر، جُزْ:1، صفحہ:206۔
2...رسالہ قشیریہ، صفحہ:350۔

دِل کو غیر اللہ سے خالی کر دیا

حضرت شیخ ابو صالِح مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر و مرشِد کی ہدایت پر فقر (غیر اللہ سے بے نیازی) کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا۔ ایک دن حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: اے ابو صالِح! اگر تم فقر حاصل کرنا چاہتے ہو تو بغیر واسطے وسیلے کے اُسے حاصِل نہیں کر پاؤ گے۔ یاد رکھو! کہ فقر حاصِل کرنے کا واسطہ توحید ہے اور توحید کی اصل یہ ہے کہ دل سے اللہ پاک کے سوا ہر کسی کا خوف و خطرہ مٹا دے اور دل کو (غیر اللہ کے خوف، دنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی سے) بالکل پاک و صاف کر دے۔

میں نے عرض کی: حضور آپ ہی مجھے یہ خوبی عطا فرما دیں۔ یہ بات سن حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ پر نظر کرم فرمائی، میرے دل سے یہ کیفیت (یعنی غیر اللہ پر بھروسہ، دنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی) ایسے دور ہوئی کہ جیسے دن کے آنے سے رات کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔[1]

دِل غیر سے خالی رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ایک تو یہ ذِکر ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دِلوں پر حکومت رکھتے ہیں اور حکومت بھی کیسی...؟ ایک نگاہ فرما کر دِل کو غیر اللہ سے خالی کر دیا اور خالی بھی ایسا کیا کہ پھر زندگی بھر دِل غیر اللہ کی طرف مائل نہ ہوا...!!

پھر اس واقعے میں ہمارے لیے ایک سبق بھی ہے، اگر ہم اُونچا رُتبہ چاہتے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں قرب چاہتے ہیں، اللہ پاک کی رضا کے طلب گار ہیں، اس کے لیے دِل

1... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، صفحہ: 105 ملخصاً۔

کو غیر اللہ سے خالی کرنا پڑے گا، دُنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی دِل سے دُور کرنی پڑے گی، تبھی دِل میں اللہ پاک کی محبّت آئے گی، اللہ پاک کی یاد دِل میں بسے گی۔ اس کی بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ دِل کو دُنیا سے ہٹا کر اللہ پاک کی یاد میں لگا دینا چاہیے۔

جس نے جو مانگا عطا کر دیا

شیخ محمد بن مَحْفُوظ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ بہت سے پیر سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر تھے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اپنی اپنی حاجات بیان کیجئے، جس کو جو چاہیے ہو گا، ملے گا۔

موقع غنیمت تھا، سب نے اپنی اپنی حاجتیں بیان کرنا شروع کیں، کسی نے عرض کیا: میں مُجاہَدہ (یعنی نیکیوں میں خُوب کوشش کرنے) کی طاقت چاہتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: میں خوفِ خُدا کا طلب گار ہوں، کسی نے عرض کیا: میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، کسی نے عرض کیا: میں عِلْم میں اِضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قُطب بننا چاہتا ہوں شیخ اَبُو الْبَرَکات رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں اللہ پاک کی محبت میں خوب اضافہ چاہتا ہوں شیخ اَبُو الْفَتُوح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قرآنِ کریم کا اور حدیثِ رسول کا حافِظ بننا چاہتا ہوں۔

یُوں سب اپنی اپنی حاجتیں بیان کرتے گئے، جب سب عرض کر چکے تو سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہم سب کی حاجات پر سب کی مدد کرتے ہیں۔**

شیخ اَبُو الخیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اس مجلس میں جس نے جو مانگا تھا، اُس کو وہی ملا شیخ حضرمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے قرآنِ پاک حِفْظ ہو جانے کی تمنا کی تھی،

اللہ پاک نے انہیں توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے 6 ماہ میں پُورا قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ یونہی شیخ جمیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے عرض کیا تھا کہ میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، یہ اس درجے پر پہنچے کہ ہر وقت تسبیح لیے ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہا کرتے تھے۔

شیخ محمد بن محفوظ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اس واقعہ کو بیان کرنے والے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میرے دِل میں مختلف خیال آتے رہتے تھے، میں ان میں فرق نہیں کر پاتا تھا کہ کونسا خیال اللہ پاک کی طرف سے ہے، کون سا خیال اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے، چنانچہ میں نے عرض کیا: حُضُور! مجھے ایسی معرفت مل جائے کہ دِلی ارادوں میں فرق کر سکوں، مجھے معلوم ہو جایا کرے کہ کون سا خیال اللہ پاک کی طرف سے ہے، کون سا اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے۔ میری عرضی سُن کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، اس سے میرے دِل میں ایک نُور چمکا، آج تک وہ نُور چمک رہا ہے، اس کی برکت سے میں دِلی ارادوں میں فرق کر لیا کرتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دِلوں پر کیسا زبردست تَصَرُّف ہے، کیسی حکومت ہے...!! ایک مرتبہ ہاتھ مبارک رکھا، دِل میں ایسا نُور چمکا دیا کہ ساری زندگی کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبْحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، صفحہ: 66-68 ملخصاً۔

قادری ہونے کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بہت اُونچا مقام عطا فرمایا ہے، آپ سے نسبت ہو جانا بھی بہت ہی برکت اور سعادت کی بات ہے۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کے لیے اس بات کے ضَامِن ہیں کہ اُن میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ اُن کے مرید اور سات پشت تک ان کے مریدوں کے مرید جنّت میں داخل ہوں گے۔[1]

مرید بن جایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر سے بیعت نہیں ہیں تو مشورہ ہے کہ قادری سلسلے میں مرید ہو کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اپنی نسبت جوڑ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین ودُنیا میں اس کی بے شمار برکتیں دیکھنے کو ملیں گی۔ یاد رکھئے! مرید ہونا بہت ضروری ہے۔ اللہ کریم پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت: 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پارہ6، سورۃ المائدۃ:35)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر چیز کی تلاش کے لیے دروازے الگ ہیں، ہر سودے کی جستجو کے لیے بازار دوکانیں جدا

1... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر فضل اصحابہ... الخ، صفحہ: 191۔

گانہ ہیں، اس چیز کی تلاش میں ان دروازوں، ان دوکانوں، بازاروں میں جانا پڑتا ہے، خدا تعالیٰ کو ڈھونڈو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کے دروازے پر اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کو ڈھونڈو حضراتِ اولیاء اللہ کے دروازوں پر۔[1] مزید فرماتے ہیں: اس آیت میں تقوی کے بعد وسیلہ کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ پاک تک پہنچنے کے لیے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعْمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔[2]

بیعت کی برکتیں

الحمد للہ! کسی پیرِ کامل سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے ❁ نماز روزے کی پابندی نصیب ہوتی ہے ❁ حلال، حرام کی پہچان نصیب ہوتی ہے ❁ اِحترامِ مسلم و جذبۂ ایمانی نصیب ہوتا ہے ❁ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ❁ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ❁ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے ❁ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے ❁ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں ❁ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔

اب سنیئے...!! امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ❁ امیر اہلسنّت سے مُرید ہو کر لاکھوں بے نمازی، نمازی بن گئے بلکہ

1... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:402 ملخصًا۔
2... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:394 ملتقطًا۔

نمازیں پڑھانے والے یعنی اِمام بن گئے ❁ حافظ بن گئے ❁ ہزاروں عالِم بن گئے ❁ مُفتی بن گئے ❁ گھر میں دینی ماحول بن گیا ❁ داڑھیاں آگئیں ❁ عمامے سج گئے ❁ مدینے کی محبت نصیب ہو گئی ❁ حج کی رَغبت ہوئی ❁ کئی حاجی بن گئے ❁ نعتیں پڑھنے کا ❁ نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا ❁ عشقِ رسول مِلا ❁ غوثِ پاک اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہما کا تعارف ہوا۔ اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

بیعت کا تعارف وافادیت اور فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! سلسلہ عالیہ قادریہ بہت ہی بابرکت سلسلہ ہے۔ الحمدللہ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی قادری سلسلے میں بیعت ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی قادری سلسلے میں بیعت تھے اور الحمد للہ باقی جتنے طریقت کے سلسلے ہیں مثلاً: سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ سُہروَرْدِیہ، سلسلۂ چشتیہ ان سب میں بھی غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی فیضان پہنچتا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیشوا، شہنشاہِ بغداد سیدی غوث پاک شیخ عَبْدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں اور یہ سلسلہ الحمدللہ! مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، شہنشاہِ ولایت حضرت مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ تک متّصل اور ان سے آگے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔ الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو اپنے پیر و مرشِد حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے حد محبّت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1): امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے لکھے ہوئے اشعار کے مجموعے **وسائلِ بخشش، وسائلِ فردوس** آپ کی حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کی واضح دلیل ہے جن میں آپ نے حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں اور آپ سے استغاثہ کے بارے میں تقریباً **13 کلام** لکھے ہیں جن کے **اشعار کی تعداد کم و بیش 207** ہے، اس کے **علاوہ کم بیش 105** غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آپ نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت مبارکہ پر تقریباً 3 رسائل تحریر فرمائے، (1): منّے کی لاش: 18 صفحات (2): جنّات کا بادشاہ: 20 صفحات (3): سانپ نُما جن: 28 صفحات

(2): آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان، آل واولاد، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار، گنبد و مینار، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تعلق و نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آل اولاد بھی آپ سے بڑا پیار کرتی ہے، ملکِ شام سے تشریف لائے ہوئے ایک عالمِ دین جو حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نسل میں سے تھے، جب ان سے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ان کی اس قدر محبّت کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بے شمار لوگوں کو غوثِ پاک شیخ عبد القادر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ کیا اور قادری سلسلہ کو بہت عام کیا ہے اس لیے ہم ان سے اتنی محبّت کرتے ہیں۔

(3): الحمد للہ! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے بڑی گیارہویں شریف کی بڑی رات کے موقع پر ملک و بیرونِ ملک **اجتماعِ غوثیہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جن میں کبھی ❁ شانِ غوثِ اعظم ❁ تو کبھی سیرتِ غوثِ اعظم ❁ کبھی خاندانِ غوثِ اعظم ❁ تو کبھی کِردارِ غوثِ اعظم وغیرہ کے موضوعات پر سُنّتوں بھرے بیانات اور مناقبِ غوثِ اعظم

کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** استعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ یہ بغدادی نسخہ کیا ہے؟ آیئے! اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

رَبِیعُ الآخر کی گیارہویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (1): سیِّد مُحْیُ الدِّیْن سلطان (2): مُحْیُ الدِّین قطب (3): مُحْیُ الدِّین خواجہ (4): مُحْیُ الدِّین مخدوم (5): مُحْیُ الدِّین ولی (6): مُحْیُ الدِّین بادشاہ (7): مُحْیُ الدِّین شیخ (8): مُحْیُ الدِّین مَوْلٰنا (9): مُحْیُ الدِّین غوث (10): مُحْیُ الدِّین خلیل (11): مُحْیُ الدِّین۔[1]

اللہ کریم ہم سب کو امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی اور آپ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...جنات کا بادشاہ، صفحہ: 18۔